جامعہ کے لیل و نہار

رپورٹ: حافظ جہانگیر مدیر مکتب جامعہ سلفیہ فیصل آباد

دینی مدارس نظریہ پاکستان کی حفاظت میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ پروفیسر علامہ ساجد میر

پاکستان کا مستقبل روشن اور مضبوط ہے۔ دینی مدارس فروغ تعلیم میں مثالی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انجینئر بلیغ الرحمن

توحید پر اللہ کی شہادت کے بعد معتبر گواہی علماء کرام کی ہے۔ صدر شعبہ اسلامیہ سعودی سفارت خانہ عبدالرحمن بن سعد التویم

جامعہ سلفیہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کا معروف اور قابل قدر تعلیمی ادارہ ہے۔ اسلام آباد مکتب رابطہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر عبدہ عتین

علماء کرام سلف صالحین کے طرز عمل کو مشعل راہ بنائیں۔ اور اپنے اردگرد سے لوگوں کو متاثر کریں۔ مولانا عبدالمالک مجاہد

پاکستان کی سالمیت کے لیے دینی مدارس کا کردار لائق تحسین ہے۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس یاسین ظفر چوہدری

سعودی عرب کی دینی تعلیمی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ مولانا ابراہیم خلیل الفضلی

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کا سالانہ اجتماع اور تقریب تقسیم اسناد و انعامات یکم اپریل 2017 بروز ہفتہ جامعہ سلفیہ میں پروفیسر علامہ ساجد میر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں پاکستان بھر سے ممتاز علماء مدارس کے ناظمین اور بڑی تعداد میں ناظمات نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمانان خصوصی میں وفاقی وزیر مملکت برائے تعلیم جناب بلیغ الرحمٰن، سعودی سفارت خانہ شعبہ اسلامیات کے صدر جناب عبدالرحمٰن التویم، رابطہ العالم الاسلامی کے ڈائریکٹر جنرل عبدہ عتین، مکتبہ دارالسلام کے مدیر العام مولانا عبدالمالک مجاہد، مکتب الدعوہ کے قائم مقام مدیر مولانا ابراہیم خلیل الفضلی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی نے شرکت کی۔ تقریب میں شمولیت سے قبل تمام مہمانوں نے جامعہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔

جامعہ سلفیہ کے استاد قاری نوید الحسن لکھوی نے تلاوت قرآن حکیم کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد ناظم وفاق نے اردو میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اور تمام مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا۔ جامعہ سلفیہ اور وفاق المدارس کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اور غیر ملکی طلبہ کے لیے مدارس کے

دوازے کھولنے کا مطالبہ کیا۔اس کے بعد ڈاکٹر عتیق الرحمٰن نے عربی میں سپاسنامہ پیش کیا۔

وفاقی وزیر مملکت برائے تعلیم نے بہت مختصر مگر جامع تقریر کی۔

انہوں نے جامعہ کے حسن انتظام اور اعلی تعلیمی معیار کی بہت تعریف کی۔

انہون نے دینی مدارس کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔اور کہا کہ پاکستان میں اسلامی تعلیمات کے فروغ میں دینی مدارس کا کردار بہت نمایاں ہے۔ یہ ذمہ داری حکومت کی تھی۔کہ وہ اس کا اہتمام کرتی۔لیکن حکومت اس میں ناکام رہی ہے۔جبکہ دینی مدارس نے محدود وسائل میں یہ کام کر دیکھایا۔اسلام نے تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔اور ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے لازم قرار دیا کہ وہ یہ فریضہ سرانجام دیں۔اس کے ساتھ اگر دینی مدارس جدید علوم کو بھی اپنے نصاب کا حصہ بنالیں تو سونے پر سہاگہ ہے۔اور معترضین کے منہ بند ہوجائیں گے۔انہوں نے مدارس کے کردار کو بھی سراہا اور فرمایا کہ جب بھی ہم نے اہل مدارس کے ساتھ میٹنگ کی۔ان کا رویہ مثبت پایا۔اور حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان اسناد کو میٹرک، ایف اے اور بی اے کے درجے میں قبول کرلیں۔اس ضمن میں کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے وزارت کے حوالے سے بتایا کہ اگر چہ تعلیم اب صوبائی معاملہ ہے۔لیکن ہم نے کوشش کر کے ایک مشترکہ کونسل تشکیل دی ہے۔جو باہمی رضامندی سے ملک بھر کے نصاب کو یکجا کر دے گا۔انہوں نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری سکولز اس بات کے پابند ہو نگے کہ وہ پرائمری تک ناظرہ قرآن مجید اور F.A تک سادہ ترجمہ پڑھائیں۔تمام صوبائی حکومتوں نے اپنی رضامندی سے آگاہ کردیا ہے۔آخر میں انہوں نے انتہا پسندی اور تشدد کی مذمت کی۔اور کہا کہ دینی مدارس میں کام کرنے اور پڑھنے والے طلبہ وطالبات وطن عزیز سے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے تعاون کریں۔دینی مدارس میں غیر ملکی طلبہ کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔اس ضمن میں انہوں نے حکومت سے بات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لیے نوجوان نسل بالخصوص طلبہ وطالبات کو ایسی سوچ، فکر اور طرز عمل اپنانا چاہیے۔کہ جس سے ملک کو درپیش مسائل

سے نہ صرف چھٹکارہ حاصل ہوسکے بلکہ عالمی سطح پر بھی ایسی شناخت ملے جس پر پوری دنیا رشک کر سکے۔حکومت فروغ تعلیم کے لیے مثالی اقدام کر رہی ہے۔ جو ایک نئی روشن صبح کی دلیل ہے۔اور اس اقدام سے نہ صرف جہالت کے اندھیرے ختم ہوں گے۔ بلکہ پاکستان بہت جلد ترقی یافتہ اقوام کی صف میں بھی کھڑا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ دینی اداروں کو جدید تحقیق پر مبنی ایسا نظام متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ جو معاشرے کو باصلاحیت اور ہنرمند افراد مہیا کرے اور اس کا واحد حل اسی میں مضمر ہے کہ ہم سب ان اعلی مقاصد کے حصول کے لیے تگ و دو کریں۔ جو پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لیے ضروری ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اعلی تعلیم کا حصول مختلف تعلیمی شعبہ جات اور مضامین میں ڈگریوں کے حاصل کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ وطالبات اپنی جسمانی، ذہنی قابلیت اور صلاحیت کے ساتھ ذاتی زندگی میں انقلاب لانے کے ساتھ ساتھ تعمیر وترقی میں بھرپور کردار ادا کریں۔وزیر مملکت نے کہا کہ بہت جلد اول جماعت سے چھٹی جماعت تک ترجمہ کے ساتھ قرآن پاک سرکاری اور پرائیوٹ سکولوں اور کالجوں میں لازمی کیا جارہا ہے۔ وفاقی کابینہ نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ جبکہ قومی اسمبلی اور سینٹ سے اس بل کو بھی منظور کروالیا جائے گا۔ جبکہ تمام صوبوں نے اس پر عمل درآمد کرانے کی حامی بھرلی ہے۔انہوں نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ چھٹی سے دسویں جماعت تک مکی سورتیں جبکہ گیارہویں سے بارہویں تک مدنی سورتوں کا ترجمہ وتشریح اور واقعات پڑھائیں جائیں گے۔تاکہ ہم بہتر انسان بناسکیں۔جنہیں امت مسلمہ کو لیڈ کرنا ہے۔انہوں نے علامہ پروفیسر ساجد میر اور ناظم وفاق چودھری یلیین ظفر کا بے حد شکریہ ادا کیا۔جنہوں نے انہیں یہ موقعہ فراہم کیا،معزز مہمان نے چونکہ بہاولپور تشریف لے جانا تھا۔لہذا الشہادۃ العالمیہ میں اول، دوم،سوم آنے والے طلبہ کو اپنے دست مبارک سے انعامات اور سرٹیفکیٹ تقسیم کیے۔جبکہ ناظمین مدارس کو ڈاکٹر فضل الہی صاحب کی کتابوں کا مجموعہ بھی تقسیم کیا۔اس کے بعد وقفہ برائے نماز ظہر ہوا۔ظہر کے بعد سعودی سفارت کار جناب عبدالرحمٰن بن سعد التویم نے علم اور علماء کی فضیلت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے قرآن حکیم اور احادیث کی روشنی میں علم کی اہمیت، افادیت اور

ضرورت کو بیان کیا۔اور فرمایا ایسی صورت میں وہ لوگ خوش قسمت ہیں، جو دینی علوم کو حاصل کرتے ہیں۔اور جو اس کے لیے اہتمام کرتے ہیں۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔اس کے بعد مکتب الرابطہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدہ عتین نے بھی پر جوش خطاب کیا۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کی خدمات کا تفصیلی ذکر کیا۔اور فرمایا کہ جامعہ سلفیہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں ایک بلند مقام رکھتا ہے۔اس کے فضلاء ہر جگہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے فضلاء وفاق کو مبارک باد دی۔اور فرمایا کہ آج اس بات پر غرور اور تکبر نہ کرنا کہ آپ نے ایم اے کر لیا ہے۔ بلکہ آپ کو فکر ہونی چاہیے۔ کہ آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ پہلے بے پرواہی سے زندگی بسر کرتے تھے۔اب آپ ذمہ دار ہوگئے ہیں اور جو علم حاصل کیا اسے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ان کے بعد مکتبہ دارالسلام کے چیئرمین جناب مولانا عبدالمالک مجاہد نے نہایت جذباتی گفتگو کی۔انہوں نے سلف صالحین کے واقعات کا تذکرہ کیا خاص کر امام احمد بن حنبلؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے بارے میں بتایا کہ کس طرح ان حضرات نے دعوت کا کام کیا۔اور پوری استقامت کے ساتھ دین کی حفاظت کی۔انہوں نے فرمایا کہ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ علماء ان واقعات کا مطالعہ کریں۔اور ان پر عمل بھی کریں۔اور اپنے کردار سے لوگوں کو متاثر کریں۔اس کے بعد علامہ پروفیسر ساجد میر نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔انہوں نے سب سے پہلے مہمانوں کا بے حد شکریہ ادا کیا۔جو وفاق کی دعوت پر تشریف لائے۔اور حوصلہ افزائی کی۔اس کے بعد انہوں نے کہا کہ بلاشبہ لوگ ہمارے کردار پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔اس لیے ہمیں اپنی عملی زندگی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً تعلیم کے ساتھ طلبہ کی عملی تربیت کرنی چاہیے۔انہوں نے مدارس کے کردار پر بھی خراج تحسین پیش کیا۔اور کہا کہ دینی مدارس نظریہ پاکستان کی حفاظت میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔انہوں نے وفاق اور جامعہ کے حسن انتظام پر اطمینان کا اظہار کیا۔اور ذمہ داروں کو خراج تحسین پیش کیا۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مذہب کو بدنام کرنے والے عاملوں اور پیروں کے خلاف گرینڈ آپریشن کیا جائے۔نام نہاد پیروں نے اسلام کے خوبصورت چہرے کو مسخ کیا ہے۔مدارس اسلام کے مضبوط قلعے اور پاکستانی قوم کا

مشترکہ اثاثہ ہیں۔دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈا کیا جارہاہے۔انہوں نے کہا کہ مدارس میں قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرنے والوں کو امریکہ کے کہنے پر دہشت گرد قرار نہیں دیا جاسکتا۔مدارس دینیہ سے امن اور محبت کا درس دیا جاتا ہے،مدارس نظریۂ پاکستان کے بھی محافظ ہیں۔مدارس کے خلاف سازشیں کرنے والے اپنے گریبان میں جھانکیں۔ماضی میں ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے بھی مدارس کے خلاف پابندیاں اور مدارس سیل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جسے دینی قوتوں نے ناکام بنایا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ لبرل ازم کے نام پر پاکستان کے معاشرے کو لادین نہیں بننے دیں گے۔دینی مدارس کے طلبہ دین اور دینی اقدار کے محافظ ہیں۔انکے خلاف پہلے بھی سازشیں ناکام ہوئیں اور آئندہ بھی ہوں گی۔ مدارس میں ملک بھر میں لاکھوں طلباء کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔اس لیئے مدارس کبھی بھی بند نہیں ہوسکتے انہوں نے مزید کہا کہ ہم دینی مدارس کے خلاف اٹھنے والے قدموں کو روکیں گے۔مدارس کے طلباء مستقبل کے معمار ہیں دنیا میں جو بھی انقلاب اٹھے گا وہ مدارس سے ہی اٹھے گا مستقبل دینی مدارس کے ہاتھ میں ہے۔پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ دینی مدارس پاکستانی قوم کا مشترکہ اثاثہ ہے اور قوم ہمیشہ کی طرح ان اداروں کی خدمت کو اپنا دینی فریضہ سمجھ کر سرانجام دے گی،دینی مدارس کے خلاف کسی قسم کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے،دینی مدارس اور پاکستان کا استحکام لازم وملزوم ہے۔انہوں نے مدارس کے اساتذہ اور طلبہ سے عہد لیا کہ وہ دینی مدارس کے خلاف کسی قسم کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور نہ ہی مدارس بارے بے بنیاد پروپیگنڈے پر کان دھریں گے۔

اس کے بعد طلبہ اور طالبات کے درمیان گراں قدر انعامات تقسیم کیے گئے۔اس موقعہ پر اس بات کا ذکر نہ کرنا ناسپاسی ہوگی کہ مدارس طلبہ وطالبات کے لیے جمعیت احیاء التراث الاسلامی لجنۃ القارۃ الھندیہ کے تعاون سے پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی کی تمام تصانیف کا مجموعہ تقسیم کیا گیا۔ناظم وفاق نے لجنۃ القارۃ الھندیہ خاص کر ڈاکٹر محمد اسحاق اور ڈاکٹر فضل الٰہی کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔جبکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سرگودھا نے بھی ''مفتاح القرآن'' کا ایک ایک نسخہ تمام مدارس کو ہدیہ کیا۔

اجلاس کے بعض شرکاء نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور وفاق المدارس کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے بہترین تجاویز پیش کیں۔

النادی الاسلامی کا اختتامی پروگرام

پروگرام کا آغاز نماز ظہر کے متصل بعد شروع ہوا۔ پرنسپل جامعہ سلفیہ جناب محمد یٰسین ظفر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے تمہیدی کلمات ادا کرنے کے بعد معزز مہمانان گرامی قدر جناب اسعد محمود سلفی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ' مولانا شریف اللہ شاہد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ' کو جامعہ آمد پر خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا جامعہ کے مختصر تعارف کے بعد معزز مہمانان گرامی کو جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں کا تعارف (پیش کیا) کروایا جن میں خاص طور پر ادارہ النادی الاسلامی کے تحت ہونے والے مختلف تقریری' تحریری اور قراءت کے مسابقہ جات کا تذکرہ کیا اور موجودہ سال میں ان مقابلہ جات سے اول پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے مابین ایک مقابلہ (مسابقہ) کروایا۔ آج بروز منگل 11-04-2017 قبل از نماز ظہر ان طلباء سے بالترتیب مثالی خطیب الجامعہ' مثال ادیب الجامعہ اور مثالی قاری الجامعہ کا انتخاب ہوا۔ ان مثالی طلباء کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے پرنسپل صاحب نے معزز مہمان مولانا شریف اللہ شاہد صاحب کو خطاب کی دعوت دی۔ مولانا صاحب نے اپنی گفتگو میں ''دین اسلام کی حقانیت کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ یورپ اور امریکہ میں اسلام اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ کہ آئندہ سالوں میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہوگا۔ (ان شاء اللہ) آخر میں مولانا صاحب نے طلباء کو نصیحت کی کہ خوب محنت سے دل لگا کر پڑھو اور اچھے طریقے سے دین کا کام کرو۔ اور زیادہ سے زیادہ ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔

ان کی گفتگو کے بعد مہمان خصوصی' مولانا اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ مولانا نے اپنی گفتگو میں طلباء کو چند نصیحتیں کیں اور تاریخ کی مثالیں پیش کیں۔ متحد ہو کر رہو۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیشہ متحد و متفق رہو۔

یداللہ علی الجماعة ' کے تحت اکٹھے ہو جاؤ اور مل جل کر دین کی اشاعت کا کام کرو۔ جب تک مسلمان متفق رہے۔ ہمیشہ رفعت و بلندی پر فائز رہے لیکن جب اتفاق و اتحاد میں کمزوری آ گئی تو مار کھا گئے۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ''ہجرت کے بعد مسلمان ہمیشہ عروج کی بلندیوں پر فائز رہے۔ اسی اثناء میں ایک یہودی عالم عبداللہ بن سباء نے کہا کہ ''ہم مسلمانوں کے ساتھ میدانوں میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں ان کے نظریات و افکار 'اتحاد و اتفاق کو بدلنا ہوگا۔'' اس نعرے کو تمام کفار نے قبول کیا اور ظاہری اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں انتشار پیدا کیا اور یہ لوگ بہت منظم ہو گئے۔ پھر مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا''

مزید فرمایا کہ ''اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو منظم کریں۔ کیونکہ ہم انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے اپنی ذمہ داری کو پوری امانت و دیانت سے ادا کر دیا۔ اور ان کے نقش قدم پر چل کر ہمارے اسلاف نے بھی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ دین پر آنچ تک نہ آنے دی ''امام مالکؒ نے سزائیں تو برداشت کر لیں لیکن بادشاہ کی مرضی کے مطابق غلط فتویٰ نہ دیا۔'' اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے خلق القرآن کے مسئلہ پر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن دین حق کا دفاع کیا۔ انہی اسلاف کا احسان ہے کہ ہم تک خالص دین پہنچا۔

انہوں نے تمام علماء سے مخاطب ہو کر فرمایا ''جس طرح افواج جغرافیائی سرحدوں کی پاسداری کرتی ہیں اسی طرح علماء لوگوں کے نظریات کی حفاظت و پاسداری کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل باتوں کی طرف توجہ دلائی۔

توحید کی دعوت:۔ ہمارے پڑوس میں ہندو ملک ہے جو ہمارے لیے سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ 3 ہزار مورتیوں کو پوجتے ہیں اور ہم مسلمان 4 لاکھ قبروں کو پوج رہے ہیں'' ہمیں ان لوگوں کو ''ادفع بالتی ھی احسن'' کے تحت لوگوں کو توحید کی طرف دعوت دینی ہے جذباتی بن کر فلاں کافر فلاں مشرک'' کے نعرے نہیں لگانے چاہئیں۔

بدعات کی روک تھام: لوگ ان چیزوں کو دین سمجھ رہے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ""ہم نے اپنے اسلاف کی طرح لوگوں تک صحیح اور خالص دین پہنچانا ہے۔

الحاد: ہمارے کالج اور یونیورسٹیز میں اکثر اساتذہ ملحد اور بے دین ہیں جن کی ہر وقت یہی سوچ رہتی ہے کہ اسلام پر اعتراض کس طرح کرنا ہے۔ اور یہی تعلیم ہمارے بچوں کو بھی دیتے ہیں ہمیں ان لوگوں تک رسائی حاصل کرنی ہے۔ اور اسلام کی حقانیت کو واضح کرنا ہے۔

نفسیات کو سمجھنا:۔ ہمارے اسلاف لوگوں کی باتوں اور حرکتوں سے سمجھ جاتے تھے کہ یہ انسان کس قسم کا ہے اور اس کو کس طرح اور کیا پڑھانا' سمجھانا چاہیئے۔ ہمیں ان لوگوں پر غور کرنا چاہیئے اور ان کی حالت تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"اس کے بعد فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔"ہم نے جو کچھ پڑھا' لکھا اور سیکھا ہے وہ پیسوں کیلئے نہیں بلکہ انبیاء کی میراث کو تقسیم کرنا ہے۔ اور تمام انبیاء نے اپنی اپنی قوم سے فرمایا تھا۔"ان اجری الا علی اللہ""ہمیں بھی انہیں کی سیرت پر چلنا ہے۔

جہاں بھی کام شروع کریں۔ جم (ڈٹ) کر بیٹھ جائیں ہوسکتا ہے لوگ آپ کو کوئی حیثیت نہ دیں لیکن آپ نے دلبرداشتہ نہیں ہونا۔ اور کامیاب داعی بننے کی کوشش کرنا۔

گفتگو کے آخر میں ""تقسیم ہند کے کٹھن حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ" ہمارے اکابرین نے بڑی محنت و مشقت کے بعد اہلحدیث علماء کو ایک ایک شہر میں جا جا کر ڈھونڈا اور ان کو منظم کیا اور ایک ادارہ قائم کیا جس پر تمام اراکین "ناز" اور "فخر" کر سکیں۔

اب ہمیں ان پودوں کی نشوونما کرنی ہے اور اس کی حفاظت کرنی ہے۔ تقریب کے اختتام پر (Blind Center) نابینا سنٹر میں زیر تعلیم بچوں کیلئے خاص ان کے پڑھنے کیلئے 28 کارٹن قرآن مجید کا عطیہ۔ پرنسپل جامعہ سلفیہ جناب یٰسین ظفر صاحب حفظہ اللہ نے ڈائریکٹر جنرل بلائینڈ سنٹر کی خدمت میں پیش کیا۔